نام لیے بغیر رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دے کر اسی کو رحمتِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے، کیونکہ:

{3} رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝﴾ [النساء ۸۰] ''جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لی، اور جو منہ پھیر لے تو (اے رسول ﷺ) ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر تو نہیں بھیجا۔'' اس آیت شریفہ میں اطاعت الٰہی کی بالکل عملی صورت دکھلائی گئی ہے؛ یعنی اسوۂ نبوی کی پابندی۔ کیونکہ لوگ اللہ پاک کو تو دیکھ نہیں سکتے؛ لیکن رسول اکرم ﷺ کو دیکھنے والوں کے ذریعے آپ ﷺ کی سیرت اور سنت معلوم کر سکتے ہیں۔ پس جس کسی نے سنتِ رسول ﷺ پر ٹھیک طرح عمل کیا، اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حق ادا کر دیا۔ یعنی قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے مطابق مکمل دین پر عمل کر لیا۔

{4} رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہی ہدایت کا ضامن ہے

﴿وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا﴾ [النور ٥٤] ''اور اگر تم اس (رسول ﷺ) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔'' رسول ﷺ ہی اللہ پاک کی طرف سے ہماری طرف واحد نمائندہ ہے، قرآن مجید اسی پر ڈائریکٹ نازل ہوا ہے۔ اس لیے رسول ﷺ قرآن مجید کو منشائے الٰہی کے عین مطابق سمجھتا ہے۔ اور وہ معصوم ہے، رضائے الٰہی کے عین مطابق عمل کر کے دکھاتا اور اسی کی تلقین فرماتا ہے۔ لہٰذا رسول ﷺ کی اطاعت ہی ہدایت کا واحد راستہ ہے۔

{5} سنتِ رسول اللہ ﷺ ہی ''اسوہ حسنہ'' ہے

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝﴾ [الأحزاب ۲۱] ''یقیناً تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ میں بہترین نمونۂ زندگی ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور روزِ آخرت کی توقع رکھتا ہے، اور اللہ پاک کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔''

ہر دور کے مشرکین نے ''انسان'' کو رسالت سے نوازنے کے خلاف پرزور اعتراض اور انکار کیا، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ انسانوں کو ہی اپنی رسالت کے لیے منتخب فرمایا؛ کیونکہ ''رسول'' امت کے لیے اعتقادات، عبادات، اعمال اور سیرت و کردار میں لائق اطاعت نمونہ ہوتا ہے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں کہ بلا شک و شبہ تمہارے لیے بھی اکیلا اللہ کا رسول ﷺ ہی حسن سیرت کا نمونہ ہے، بشرطیکہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوں، یومِ قیامت میں رب تعالیٰ کے حضور حساب کے لیے حاضر ہونے کی امید رکھتے ہوں اور اسی کی تیاری کے لیے کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوں۔

زینتِ بنی آدم

ہاجرہ مہدی الہدیٰ سنٹر غواڑی

آدابِ لباس

اللہ رب العزت کا فرمان اقدس ہے: ﴿يَا بَنِيٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۚ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذٰلِكَ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝﴾[الأعراف ٢٦] "اے اولادِ آدم! یقیناً ہم نے تمہیں لباس عطا فرمایا ہے جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے اور زیب و زینت کے طور پر بھی، اور تقویٰ کا لباس، یہ تو بہت بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔" ایک شخص نے عرض کیا: اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے عمدہ ہوں اور جوتا بھی نفیس ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ پاک خود صاحبِ جمال ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔ غرور تو یہ ہے آدمی حق سے بے نیازی برتے اور لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھے۔" [مسلم الادب باب تحريم الكبر ح:١٤٧]

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی نگاہ کرم میں لباس تہذیب و شائستگی اور سادگی و صفائی کا مظہر ہے، لباس کا مقصد دوسروں پر فخر کرنا اور اپنی بڑائی جتلانا، دکھلاوا اور شوخی کرنا نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز قبول نہیں کرتا جس کے جسم پر حرام کا لباس ہو۔ [مسلم]

لیکن اس دور میں لوگ ہر بات سے بڑھ کر لباس کے بناؤ سنگھار پر ہی توجہ مبذول کرتے ہیں؛ حالانکہ انسان کی انسانیت لباس کی نوعیت اور بدنی زینت پر نہیں۔ یہ ستر ڈھانپنے کی چیز اور موسمی اثرات سے بچانے کا ذریعہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کا وہ بندہ جس کی ظاہری حالت نہایت معمولی ہوتی ہے، کپڑے سادہ ہوتے ہیں؛ لیکن اپنے خلوصِ ایمان و اعمالِ صالحہ کی کثرت کی وجہ سے اللہ کی نظر میں اتنا بلند مرتبت والا ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرما دیتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں میں سے ایک حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی ہے۔ [جامع الترمذی فضائل البراء ح:٤٢٢٧ وقال حسن صحيح وصححه الالباني]

حیثیت و استطاعت کے باوجود جو لوگ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اور عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہیں، ان کے بارے میں ایک حدیث میں فرمایا: "جس شخص نے وسعت کے باوجود عاجزی کی غرض سے سادگی اختیار کی، قیامت کے دن اللہ پاک اسے شرافت و بزرگی کے لباس سے آراستہ فرمائیں گے۔" [أبو داؤد ح:٤٧٧٨ ضعفه